مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، ایک شخص ۲۰۱۳ میں وفات پا جاتا ہے، اس کی وفات کے وقت اس کے کے شرعی ورثاء میں تین بیٹے اور ایک بیوہ تھیں، ۲۰۱۹ میں بیوی فوت ہو گئی، اس مرحوم کی ایک بیٹی جو کہ شادی شدہ تھی، اپنے والد سے پہلے ۱۹۹۷ میں فوت ہو جاتی ہے، اس کے بطن سے دو لڑکے ہیں، جو کہ زندہ ہیں، اس لڑکی کے خاوند نے دوسری شادی کر لی ہے، جس سے اولاد بھی ہے، محترم جناب مفتی صاحب! کیا فوت شدہ لڑکی کی اولاد یعنی نواسے نواسیاں ۲۰۱۳ میں وفات پانے والے نانا یا نانی کے ترکہ میں سے حقدار ہونگے ؟

وضاحت: کیا مرحوم نانا، نانی کی زندگی میں وفات پانے والی بیٹی کی اولاد شرعا ان کے ترکہ میں حقدار ہو گی، جبکہ نانا اور نانی کے تین بیٹے بھی زندہ ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ میراث کے حقدار صرف وہ ورثاء ہوتے ہیں، جو میت کی وفات کے وقت زندہ ہوں۔ جس وارث کا انتقال مورث (مرنے والے) کی زندگی میں ہوگیا ہو، اُس کی اَولاد کو مورث (مرنے والے) کے ترکہ میں سے کچھ حصہ نہیں ملے گا، بشرطیکہ میت کی اولاد میں سے کوئی نرینہ اولاد زندہ ہو، لہٰذا صورتِ مسئولہ میں مرحوم کے انتقال کے وقت اُن کے جتنے ورثاء زندہ موجود تھے، صرف اُنہیں کو باپ کے ترکہ میں سے حصہ ملے گا، ان کی زندگی میں انتقال شدہ بیٹی کی اَولاد (نواسے، نواسیاں) اُس میں حق دار نہ ہو نگی۔

مرحوم کی وفات کے وقت اگر ان کے شرعی ورثاء میں صرف تین بیٹے ہی زندہ تھے، تو حقوق ثلاثہ کی ادائیگی کے بعد مرحوم کے کل حلال ترکہ کے تین برابر حصے کر کے ہر ہر بیٹے کو ایک ایک حصہ یعنی 33.33 فیصد دیا جائے گا۔

نوٹ : یہ ہی حکم سائل کی والدہ یعنی بچوں کی نانی کے ترکے کا ہے۔

۱. قال الله تعالیٰ: {أٰبَآؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيْضَةً مِنَ اللهِ اِنَّ اللهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا} [النساء، جزء آیت: ١١]

٢. قال الله تعالیٰ: {أٰبَآؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا} ... جملةٌ معترضـةٌ لبيان مصـالح تقدير الميراث وحكمته، والمعنى: أن الله تعالىٰ قدّر قسـمة التركة من عند نفسـهٖ على حسـب ما علم فيه حكمةً ومصـلحةً. ولو وكّلها إليكم، لم تعلموا أن آباء كم الباقون أيهم أقرب لكم نفعًا وأبعد ضـررًا، وأيهم بالعكس، فوضـعتم الأموال على غير حكمة من غير دراک نفع، فتولى الله ذٰلک بنفسـهٖ فضـلاً منه ومنةً من عنده، ولم يكلها إلىٰ اجتهادكم لعجزكم عن معرفة المقادير. (التفسيرات الأحمدية في بيان الآيات الشرعية ٢٣٢ المكتبة الحقانية بشاور)

٣. وأما بيان الوقت الذي يجرى فيه الإرث فنقول ہذا فصـل اختلف المشـايخ فيه، قال مشـايخ العراق: الإرث يثبت في آخر جزء من أجزاء حياة المورث، وقال مشايخ بلخ: الإرث يثبت بعد موت المورث. (البحرالرائق كوئٹه ٨/ ٤٨٨، زكريا ٩/ ٣٦٤)

٤. الفصـل الرابع في بيان الوقت الذي يجرى فيه الإرث، ہذا فصـل اختلف المشـايخ رحمهم الله، قال مشـايخ العراق: الإرث يجرى في آخر جزء من أجزاء حياة المورث، وقال مشايخ بلخ: الإرث يجرى بعد موت المورث. (الفتاوى التاتارخانية ٢٠/ ٢١٥، رقم: ٣٣٠٧٨)

٥. عن أبي حرة الرقاشي عن عمه أن رسـول الله صـلى الله عليه وسـلم قال: لا يحل مال امرئ مسـلم إلا بطيب نفس منه. (شـعب الإيمان للبيهقي ٤/ ٣٨٧، رقم الحديث: ٥٤٩٢).

٦. الأقرب فالأقرب يرجحون بقرب الدرجة، أعني: أولهم بالميراث جزء الميت: أي البنون ثم بنوہم. (السـراجي في الميراث ١٣).والله تعالىٰ اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۰۸/ربیع الاول/۱۴۴۴ھ

05/اکتوبر/2022ء

دار الافتاء
رقم الافتاء: 133/147
05/10/2022
الجامعة الاشرفیة

الجامعة الاشرفیة
دار الافتاء
فیروزپور لاہور

الجواب صحیح
محمد مشرف رفیق
۷ اکتوبر 2022
۸ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ

الجواب صحیح